نصف امریکی نفسیاتی بیماریوں کا شکار ہیں

ہاورڈ یونیورسٹی کے طلباء کا طرزِ عمل افسوسناک

ذہنی بیماریاں جوانوں کی بیماریاں ہیں

ہاورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر رونالڈ کیسلر کا کہنا ہے کہ "Half of all Americans during their life will beak into mental disorder" امریکیوں کی نصف آبادی زندگی میں ایک دفعہ کسی نہ کسی دماغی خلل یا عارضے (mental disorder) کا شکار ہوتی ہے۔ ہاورڈ میڈیکل اسکول کے پروفیسر رونالڈ کیسلر نے ۲۰ ملین ڈالر کی خطیر رقم سے ایک ملک گیر جائزہ منعقد کروایا جس کے مذکورہ نتائج سامنے آئے۔ پروفیسر کیسلر کے نزدیک اس سے زیادہ ناتکلیف دہ بات یہ ہے کہ امریکہ میں ہر چوتھا آدمی ذہنی بیمار کی تعریف پر پورا اترتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ امریکہ کی چوتھائی آبادی ذہنی طور پر بیمار ہے۔ کیسلر کے مطابق

نصف آبادی خلل دماغ کی مریض ہے:

Which four demons does Kessler say attack half of the America "anxiety disorder,such as panic phobia,and post traumatic sress"make up about 30% of high anxiety at some time in their lives to meet the definition of being mentally disorderd."

امریکیوں کی چار عام بیماریاں:

جن چار قسم کی ذہنی بیماریوں نے نصف امریکیوں پر حملہ کیا ہے ان میں (anxiety disorder) یعنی خوف (phobia) اور جلد بازی (panic) اور بیماری حادثے کے بعد پیدا ہونے والی ذہنی بیماریوں (post traumatic stress) شامل ہیں جو کہ ایسی ذہنی بیماریوں کا سبب بنتے ہیں جس کے شکار کو ذہنی مریض کہا جاتا ہے۔ کیسلر کے مطابق This accounts for almost 20% of mental problems in one year half of the suffers in this category(45%) will have severe problems". دوسری ذہنی بیماری شدید دباؤ [deep depression] اور سودائی دباؤ [manic

ساحل مارچ ۲۰۰۶ء

depresion ہے، جو کہ سالانہ ۲۰ فیصد ذہنی بیماریوں کا سبب ہے۔نصف مریض یعنی ۴۵ فیصد امریکی اس ذہنی مرض کا شکار ہیں جو شدید مسئلہ بھی بن سکتا ہے۔

ماہر نفسیات اور نفسیاتی مریض دونوں بیمار

خراب موڈ ٹھیک کرنے کے لیے لیتھم کا استعمال:

اگر آپ ذہنی پژمردگی کا شکار ہیں تو امریکہ میں یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں، ہاورڈ کے، طلبہ اپنے پروفیسرز کی ان یادداشتوں کو پڑھ کر حیران رہ جاتے ہیں جس میں ان کی بیماریوں کا انکشاف ہوتا ہے۔امریکی ٹیلی ویژن کے ناظرین کو اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا کہ ان کے پسندیدہ میزبان لیتھیم کے عادی ہیں۔ یہ دوا وہ اپنے مزاج (موڈ) کو برقرار رکھنے کے لیے اس کا استعمال کرتے ہیں نہ ہی مریض اس بات پر برا مناتے ہیں کہ ان کا نفسیاتی معالج خود مالیخولیا(melancholic) کا مریض ہے۔

ہاورڈ کے طلباء گستاخ، بدتمیز، بےادب

ہر بات پر پھٹ پڑنے کا رویہ عام عادت:

نفسیاتی مسائل کی تیسری قسم میں گستاخی، بیش فعالیت، اور پھٹ پڑنے والا رویہ (defiance, hyperactivity ,and explosive behaviour) شامل ہیں۔جو کہ ہر چار امریکیوں میں سے ایک کا مسئلہ ہے۔ہارورڈ کے پروفیسر کیسلر نے ہارورڈ یونیورسٹی کے طلباء کا نفسیاتی تجزیہ کیا تو معلوم ہوا کہ ہاورڈ کے طلبہ گستاخی اور بدتمیزی کے دلدادہ ہیں۔اگر معاملات اپنے بس سے باہر ہوں تو وہ بیش فعالیت کا اظہار کرتے ہیں۔اور اکثر پھٹ پڑنے والے رویے کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

The last catogory is "abuse and dependence on alcohol and drugs" which affects about 15 per cent of people,with alcohol abuse accounting most of this category.

۱۴ سال کی عمر سے نفسیاتی بیماریوں کا آغاز:

۲۰ سال کی عمر سے موڈ بگڑنے لگتا ہے:

ذہنی امراض کی آخری قسم الکوحل اور نشہ آور ادویات کا غیر ضروری استعمال ہے، جس کا شکار ۱۵ فی صد آبادی ہے۔اس قسم میں زیادہ تر الکوحل کا بے جا استعمال شامل ہے۔کیسلر کے مطابق "Most of the mental illness in this country starts early.Anxiety disorder usually begin by age 14.Most mood problems starts by age 20-25." اس ملک میں نفسیاتی بیماریاں اوائل عمر میں ہی شروع ہو جاتی ہیں۔anxiety disorder چودہ سال کی عمر میں شروع ہو جاتا ہے، موڈ کے مسائل ۲۰ سے ۲۵ سال کی عمر میں نظر آنا شروع ہو جاتے ہیں۔کیسلر کے مطابق اگر ذیابطیس، دل کی بیماری، اور گٹھیا بوڑھوں کی بیماریاں ہیں تو ذہنی بیماریوں کو نوجوانوں کی بیماری قرار دیا جا سکتا ہے۔

[حوالہ: انجم نیاز کی ڈائری، ڈان میگزین ۱۰ جولائی ۲۰۰۵]

ساحل مارچ ۲۰۰۶ء